سدالذرائع ایک اہم فقہی مآخذ

ڈاکٹر محمد عبدالعلی اچکزئی

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

ذیلی عنوانات	نمبر شمار
جو چیز معصیّت کے قریب کرنے والی ہو اس کا ارتکاب مکروہ ہے	۱:
سدالذرائع کے اعتبار سے چند شواہد	۲:
حوالہ جات	۳:

جو چیز معصیّت کے قریب کرنے والی ہو اس کا ارتکاب مکروہ ہے:

ارشاد خداوندی ہے: ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظلمين۔(۱)

ترجمہ: ''اور پاس مت جانا اس درخت کے پھر تم ہو جاؤ گے ظالم''۔

اس آیت سے فقہاء مفسرین نے یہ استدلال کیا ہے کہ ایسا مباح قول یا عمل جو کسی معصیت کا سبب بنتا ہو اسے اختیار کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ صاحب مظہری لکھتے ہیں: ''منع عن قرب الشجرة مبالغة فى النهى عن اكله لان قرب الشى يورث داعية وميلانا الى ذلك الشى فيلهيه عما هو مقتضى العقل والشرع 'فالاقتراف بماهويقرب الى المعصية مكروه''.(۲)

یعنی حکم میں قوت پیدا کرنے کے لئے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا ورنہ مقصود اس کے کھانے سے منع کرنا تھا' اور نیز اس لئے منع فرمایا کہ کسی شے کے پاس جانے سے اس کی طرف خواہش اور رغبت ہوتی ہے اور فرط خواہش میں حکم بھی یاد نہیں رہتا' اس آیت سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ جو چیز معصیت کے قریب کرنے والی ہو وہ مکروہ ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: '' اس میں اصل ہے مشائخ محققین کی اس عادت کی کہ بعض مباحات سے اس لئے روک دیتے ہیں کہ غیر مباح کی طرف منجر نہ ہو جاوے چنانچہ قرب شجرہ فی نفسہ ممنوع نہ تھا صرف اکل (کھانا) ممنوع تھا'' (۳)

اسی طرح مولانا ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں: اتفقت الامة على أن الأمر المباح أو المستحب اذالحقه منكر' وصار ذريعة لمعصيةاوبدعة' وان لم يكن ذلك من قصدالعامل وغرضه وجب ازالة هذه المعصية كيف ما كان.(۴)

''علماءِ امت اس بات پر متفق ہیں کہ جب کسی امر مباح یا مستحب کے ساتھ کوئی منکر یکجا ہو جائے اور معصیت وبدعت کا ذریعہ بن جائے، اگرچہ ایسا کرنے والے کا مقصد نہ ہو۔ تو اس معصیت کا جس طرح بھی ہو ازالہ ضروری ہے''۔

مذکورہ تفسیری روایات سے واضح ہوتا ہے کہ سد ذرائع مآخذ احکام میں سے ایک شرعی مآخذ ہے۔

''ذریعہ'' لغت میں وسیلہ اور سبب کو کہتے ہیں یعنی ہر وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے حصول کا سبب بنے۔(۵)

اور اصطلاح میں ذریعہ اس قول یا عمل کو کہیں گے جو بذات خود مباح ہے وہ کسی معصیت کا سبب بن جاتا ہے۔(۶)

اور ''سد'' کے معنی بند کرنا ہے۔(۷) پس سد ذرائع کے معنی ایسے اقوال واعمال پر بندش لگانا ہے۔ جو بذات خود اگرچہ مباح ہیں' لیکن کسی ممنوع کا ارتکاب کا بالواسطہ سبب بن جاتے ہیں۔(۸) عبدلکریم زیدان نے ذرائع تین قسمیں بیان کی ہیں:

۱۔ پہلی قسم: ایسے ذرائع یا افعال جو شاذ ونادر ہی فساد وخرابی کا ذریعہ بنتے ہیں' اس میں مصلحت یعنی نفع وفائدہ راجح ہوتا ہے' اور مفسدہ یعنی خرابی ونقصان مرجوح' جیسے اس عورت کو دیکھنا یا اس پر نگاہ ڈالنا جس کے ساتھ منگنی ہو چکی' یا ہونے والی ہو' یا اس کے بارے میں گواہی دینا ہو' اسی طرح انگور کی کاشت کرنا' ان افعال کو اس دلیل کی بنا پر ممنوع نہیں قرار دیا جاسکتا کہ یہ مفاسد کا ذریعہ بن سکتے' کیونکہ ان سے پیدا ہونے والی خرابی ایک راجح مصلحت وفائدہ سے دبی ہوئی ہے۔ یہ اصول تشریع احکام کے بارے میں شریعت کا نقطہ نظر بتلاتا ہے اور علماء کے درمیان اس میں کوئی احتلاف نہیں''

۲۔ دوسری قسم: ایسے افعال جو مفسدہ یعنی خرابی کا کثرت سے ذریعہ بنتے ہوں تو ان کا مفسدہ یعنی نقصان مصلحت یعنی فائدے سے زیادہ راجح ہے' جیسے شورش وفتنہ کے زمانے میں ہتھیار فروخت کرنا۔

۳۔ تیسری قسم: اس قسم میں جو ذرائع ووسائل شامل ہیں اگر مکلف ان کو ان مقاصد کے خلاف استعمال کرے جن کے لئے ان کو بنایا گیا تھا' تو وہ خرابی کی طرف لے جائیں' جیسے ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے پھر اس سے شادی کرنے کے لئے اس کا نکاح کسی دوسرے مرد سے کرائے' یہ نکاح کا غلط استعمال ہے۔

دوسری اور تیسری قسم میں شامل افعال کے بارے میں اختلاف ہے کہ مفسدہ کا سبب بننے کی وجہ سے ان کا نعت ہے یا نہیں۔ حنبلی اور مالکی فقہاء کہتے ہیں کہ ایسے افعال ممنوع ہیں دوسرے فقہاء جیسے شافعی اور ظاہری کی رائے یہ ہے کہ یہ ممنوع نہیں ہیں' ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ افعال مباح ہیں۔ اس لئے اگر خرابی کی طرف بھی جاتے ہیں' تو محض اس کے احتمال کی وجہ سے ان کو ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ فریق اول کی دلیل یہ ہے کہ سد الذرائع منجملہ اصولِ تشریع میں ایک اصول ہے اور اس کی اپنی ذاتی حیثیت ہے' ماخذ احکام میں سے اس کو بھی ایک ماخذ سمجھا جاتا ہے اور اس پر بہت سے احکام مبنی ہیں' جب تک ایک فعل کسی خرابی ومفسدہ کی طرف لے جاتا ہو اور اس کا غالب گمان ہو' تو اس فعل کی ممانعت ہونی چاہئے۔(۹)

سد الذرائع کے اعتبار سے چند شواہد:

علماء نے احکام شرع میں ایسی بے شمار نظائر کا ذکر کیا ہے جن میں اس اصول (سد ذرائع) کی رعایت کی گئی ہے مثلاً:

۱۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے: وَلاتسبّوا الّذِیْنَ یدعُون مِن دُونِ اللّٰہِ فیسبّوااللّٰہ عَدْوًا بغیر عِلْم (۱۰)

''اور تم لوگ برا نہ کہو ان کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا، پس وہ برا کہیں گے اللہ کو بے ادبی سے بدون سمجھے''
ظاہر ہے کہ معبودانِ باطلہ باطل ہیں۔ان کو بُرا کہنا بذات خود کوئی شر نہیں لیکن اس کے ردعمل میں اللہ کو بُرا کہے جانے کا عمل بہت برا ہے۔اس لئے قرآن نے اس ذریعہ شر کو ممنوع قرار دیا۔

۲۔ حدیث رسول ﷺ میں طلوع وغروب شمس کے وقت نماز سے منع کیا گیا(۱۱)اور اسطرح کے ساتھ مشابہت سے روکنا مقصود ہے کہ ان اوقات میں سجدہ سے کفار سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ اسی طرح پھوپھی، بھتیجی، خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنے سے روکا گیا کہ یہ قطع رحم کا موجب ہے۔(۱۲)

اسطرح کی بے شمار مثالیں اصول فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔(۱۳)

اس بحث کے آخر میں مجاہد الاسلام قاسمی کی تحریر کردہ عبارت نقل کرنا فائدے سے خالی نہیں، جس میں وہ لکھتے ہیں:

''فقہاء کی کتابوں کے استقراء سے یہ امر واضح ہوتا کہ تعبیرات میں فرق کے باوجود تقریباً سبھی فقہاء سد ذرائع کے اصول کی رعایت کرتے ہیں، یہ علیحدہ امر ہے کہ مصلحت ومفسدہ کے موازنہ میں اختلاف رائے ہو، کسی کے نزدیک کسی صورت میں مصلحت راجح ہوتی ہے اور فساد مرجوح و نا قابل لحاظ، اور اسی صورت میں دوسرا فقیہ مصلحت کو مرجوح قرار دے اور فساد کو راجح قرار دیتے ہوئے اس کی ممانعت کا حکم دے، ہماری معاشرتی زندگی میں ایسے دسیوں مسائل سامنے آتے ہیں، جن کے حل کے لئے اس اصول پر غور کیا جا سکتا ہے، ایک عورت کا شوہر مفقود ہے، اور شوہر اتنی ملکیت چھوڑ گیا ہے جس کی آمدنی سے وہ عورت اپنی کفالت کر سکتی ہے، ۷، ۸ سال تک شوہر کا انتظار کرنے کے بعد وہ قاضی کے یہاں درخواست بابت تفریق دیتی ہے، فقہ مالکی کے مطابق اسے مزید چار سال تک انتظار کرنے حکم دینا ہو گا لیکن اس عورت کی جوان عمری، ماحول کا فساد اور مخلوط معاشرت کی وجہ سے قاضی کو ظن غالب ہے کہ مزید انتظار کا حکم اس برائی میں اس عورت کو مبتلا کر دے گا جس سے بچانے کے لئے نکاح شروع کیا گیا، تو کیا سد باب فتنہ اور خوف زنا کو بنیاد بنا کر قاضی اس عورت کا نکاح فوراً فسخ کر سکتا ہے، یہ اور اسطرح کے بہت سے سوالات ہیں جن کو حل کرنے کے لئے اس اصول کو کام میں لایا جا سکتا ہے، لیکن ضروری ہے کہ اس اصول کی نزاکتوں پر اس کی گہری نگاہ موجود ہو ورنہ وہ فساد کو صلاح اور صلاح کو فساد قرار دے کر یا مصلحت ومفسدہ کی صحیح قدر و قیمت کا تعین نہ کر کے بناء دین کے انہدام کا موجب ہو جائے، اس لئے صحیح فقہی شعور کے بغیر ان نازک اصولوں کا استعمال خود ایسا ذریعہ فساد ہے جس کا سد باب ضروری ہے''(۱۴)

حوالہ جات

(۱) البقرہ،۲:۳۵۔

(۲) قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری، دھلی، ندوۃ المصنفین ۱:۵۷۔

(۳) مولانا اشرف علی تھانوی، تفسیر بیان القرآن، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، ۱:۲۳۔

(۴)ظفر احمد عثمانی، احکام القرآن، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، ۱۴۱۸، ھج، ۱: ۵۴۔

(۵)محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی، مختار الصحاح، بیروت، الفکر، ۱۹۹۳ء، ص: ۲۷۹/ سعدی ابو حبیب، القاموس الفقہی کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ ص ۱۳۶۔

(۶)عبد الکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۷ء ص: ۲۴۵، ابی اسحٰق شاطبی، الموافقات فی اصول الشریعۃ، بیروت، دار المعرفۃ، ۴: ۱۹۸، ۱۹۹.

(۷)ابراھیم مصطفٰی وغیرہ، معجم الوسیط، دار الدعوۃ، استانبول، ۱۹۸۹، ۱: ۴۲۲.

(۸)عبد الکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، ص: ۲۴۵.

(۹)عبد الکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، : ۲۴۵۔۲۴۷

(۱۰)سورۃ الانعام، ۶: ۱۰۸.

(۱۱)الصحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، حدیث نمبر ۵۸۱.

(۱۲)الصحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأۃ علی عمتھا، حدیث نمبر: ۵۱۰۹.

(۱۳)تفصیل کے لئے دیکھئے: الوجیز فی اصول الفقہ لزیدان، ۲۴۸، ۲۴۹؛ ۲۔ مجاہد الاسلام قاسمی، اسلامی عدالت، لاہور، ادارہ معارف اسلامی، اشاعت دوم، ۱۹۹۱، ص ۱۲۶.

(۱۴)مجاہد الاسلام قاسمی، اسلامی عدالت، ص: ۱۲۷.

نرخنامہ برائے اشتہارات

بین الاقوامی معیار کا تحقیقی سہ ماہی مجلّہ

''المباحث الاسلامیہ (اردو)''

Ret List for Advertisement

Quarterly International Magazine ALMABAHIS -AL -ISLAMIA

(1) آخر صفحہ رنگین........4000روپے | (2) اندورن آخر صفحہ رنگین.......3000روپے

(3) اندرون صفحہ اول رنگین.........3,000روپے | (4) مکمل صفحہ سادہ.........1500روپے

(5) آدھا صفحہ سادہ.........1000روپے | (6) ایک تہائی صفحہ سادہ.......500روپے

یہ پاکستان اور دنیا بھر کے لائبریریوں کا واحد منتخب اسلامی تحقیقی مجلہ ہے۔

اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے سہ ماہی مجلّہ ''المباحث الاسلامیہ (اردو)'' میں اشتہار دے کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں فون: 0928-331353، فیکس: 331355،

ای میل almarkazulislami@maktoob.com